فضائلِ دعا کتاب سے لئے گئے مواد کی چوتھی قسط

کل صفحات 29

اسمِ اعظم کسے کہتے ہیں

امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کے مبارک ہاتھوں سے لکھا گیا اسمِ اعظم

مصنف: رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ

شارح: اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

کتاب پڑھنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ
عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

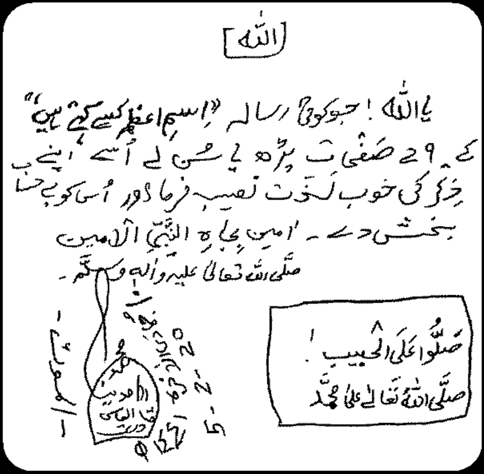
الله

یا اللہ! جو کوئی رسالہ "اسم اعظم کسے کہتے ہیں" کے 9 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے ذِکر کی خوب لذّت نصیب فرما اور اُس کو بے حساب بخش دے۔ اٰمین بجاہِ النبیِّ الامین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!
صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام رسالہ: اسمِ اعظم کسے کہتے ہیں

تاریخِ اِشاعت: جمادَی الآخرہ ۱۴۴۱ھ، فروری 2020ء تعداد: 60000 (ساٹھ ہزار)

ناشِر: مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی۔

اِلتجا: کسی اور کو یہ رسالہ چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

کتاب کے خریدار متوجّہ ہوں

فصل پنجم اسمِ اعظم وکلماتِ اجابت میں

قال الرضاء: یہاں بیس بشارتیں ہیں، نو۹ حضرت مُصنِّف عَلّام قُدِّسَ سِرُّہٗ نے ذکرفرمائیں اور گیارہ فقیرسگِ کوئے قادری غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ نے بڑھائیں۔

بشارت(۱): حدیث میں آیۂ کریمہ: ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۗ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ [1] کی نسبت فرمایا: ''یہ اسمِ اعظم ہے جو اس کے ساتھ دعا کرے قبول ہو۔'' [2]

علماءفرماتے ہیں: آیۂ کریمہ قبولِ دعا خصوصاً دفعِ بلا میں اثرِتمام رکھتی ہے۔

قال الرضاء: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا وہ اسمِ اعظم نہ بتادوں کہ جب وہ اس سے پکارا جائے، اِجابت کرے (یعنی قبول فرمائے) اور جب اس سے سوال کیا جائے عطا فرمائے؟ وہ وہ دُعا ہے جو یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے تین تاریکیوں میں کی تھی: ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۗ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ کسی نے عرض کی یارسول اللہ! یہ خاص یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے لئے تھا یا سب مسلمانوں کے لیے ہے؟ فرمایا: مگر تو

---

1. ترجمۂ کنزالایمان: ''کوئی معبود نہیں سوا تیرے، پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔''

(پ۱۷، الأنبیآء: ۸۷)

2. "المستدرك" للحاكم، كتاب الدعاء ... إلخ، الحديث: ۱۹۰۸، ج۲، ص۱۸٤.

و"الحصن الحصين"، ص۳۳.

نے خدا تعالیٰ کا ارشاد نہ سنا کہ ﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ﴾

یعنی: ''پس ہم نے یونس کی دعا قبول فرمائی اور اسے غم سے نجات دی اور یونہی نجات دیں گے ایمان والوں کو۔'' (پ۱۷، الأنبياء: ۸۸)

رواه أحمد والترمذي والنسائي والحاكم مطوّلاً واللفظ له والبيهقي والضياء في "المختارة".﴾[1]

بشارت (۲): سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتے سنا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ.[2]

ارشاد فرمایا: ''قسم خدا کی تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ اسمِ اعظم لے کر سوال کیا کہ جب اس سے سوال کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور جب اس سے دعا کی جاتی ہے، قبول فرماتا ہے۔''

قال الرضاء: رواه أحمد وابن أبي شيبة وأبو داود والترمذي

---

1. اس حدیث کو احمد، ترمذی، نسائی، بیہقی اور حاکم نے تفصیل سے بیان کیا ہے، اور الفاظِ حدیث حاکم کی روایت کے ہیں، اور ضیاء مقدسی نے ''مختارہ'' میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

"المستدرك" للحاكم، كتاب الدعاء... إلخ، الحديث: ۱۹۰۸، ج۲، ص۱۸٤، بتصرّف.

2. اے اللہ! میں تجھ سے اس گواہی کے طفیل سوال کرتا ہوں کہ بے شک تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو اکیلا و بے نیاز ہے کہ نہ تیری کوئی اولاد ہے اور نہ تو کسی سے پیدا ہوا، اور تیرے جوڑ کا کوئی نہیں۔

والنسائي وابن ماجه وابن حبان والحاكم.(1)

امام ابوالحسن علی مَقدِسی وامام عبدالعظیم منذری وامام ابن حجر عسقلانی وغیرہم ائمہ رحمھم اللہ تعالٰی فرماتے ہیں: ''اس حدیث کی اسناد میں کوئی طعن نہیں اور دربارۂ اسم اعظم یہ سب احادیث سے جید وصحیح تر ہے۔''(2)

بشارت (۳): ایک حدیث میں آیا، اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

﴿ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾(3)

اور ﴿ الٓمّٓ o اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾۔(4)

قال الرضاء: رواه ابن أبي شيبة وأبو داود والترمذي وابن ماجه

---

1. اس حدیث مبارکہ کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا۔

"المسند" للإمام أحمد، ج۹، ص۱۰، الحديث: ۲۳۰۱۳.

و"سنن أبي داود"، كتاب الوتر، باب الدعاء، الحديث: ۱٤۹۳-۹٤، ج۲، ص۱۱۳.

2. "الترغيب والترهيب"، كتاب الذكر والدعاء، الترغيب في كلمات يستفتح بها الدعاء...إلخ، تحت الحديث:۱، ج۲، ص۳۱۷.

و"فتح الباري"، كتاب الدعوات، باب لله مائة اسم غير واحدة، ج۱۱، ص۱۸۸-۱۸۹.

3. ترجمۂ کنز الایمان: ''تمہارا معبود ایک معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔'' (پ۲، البقرة: ۱۶۳)

4. ترجمۂ کنز الایمان: ''اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا۔'' (پ۳، ال عمران: ۱-۲)

عن أسماء بنت يزيد رضي الله تعالٰى عنها. ﴾[1]

بشارت(۴): بعض علماء ''يَا بَدِيْعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ''[2] کواسمِ اعظم کہتے ہیں۔

قال الرضاء: سَرِی بن یحیٰی قُدِّسَ سِرُّہٗ بعض اولیاء سے راوی: میں دعا کرتا تھا اللہ تعالیٰ سے کہ مجھے اسمِ اعظم دکھادے، مجھے آسمان میں ایک ستارہ نظر پڑا جس پر لکھا تھا:

يَا بَدِيْعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ ﴾[3]

بشارت(۵): بعض علماء نے ''يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ'' کواسمِ اعظم کہا۔

بشارت(۶): حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن صامت رضی اللہ عنہ کو یوں دعا کرتے سنا:

---

1. اس حدیث مبارکہ کو ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے۔

"سنن الترمذي"، كتاب الدعوات، باب ما جاء في جامع الدعوات... إلخ الحديث: ٣٤٨٩، ج٥، ص٢٩١.

و"سنن أبي داود"، كتاب الوتر، باب الدعاء، الحديث: ١٤٩٦، ج٢، ص١١٤.

2. یعنی ''اے زمین وآسمانوں کو بے کسی نمونہ کے پیدا فرمانے والے! اے عظمت وبزرگی والے!''۔

3. "الترغيب والترهيب"، كتاب الذكر والدعاء، الترغيب في كلمات يستفتح... إلخ، الحديث: ٥، ج٢، ص٣١٨.

و"مسند أبي يعلى"، حديث أبي بصرة الغفاري، الحديث: ٧١٧١، ج٦، ص١٨٨.

و"فتح الباري"، كتاب الدعوات، باب لله مائة اسم غير واحدة، ج١١، ص١٨٨.

اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ بِأَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَا إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ. (1)

فرمایا: ''یہ اللہ کا وہ اسم اعظم ہے کہ جب اس سے پکارا جائے، اِجابت کرے اور جب مانگا جائے عطا فرمائے۔''

أخرجه أحمد وابن أبي شيبة والأربعة وابن حبان والحاكم عن أنس رضي الله تعالٰى عنه. (2)

بشارت (۷): حدیث میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے یوں دعا کی:

---

❶ اے اللہ! میں تجھ سے اس بات کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ سب خوبیاں تجھی کو ہیں کوئی معبود نہیں مگر تو اکیلا، تیرا کوئی شریک نہیں، اے مہربان! اے بہت احسان فرمانے والے! اے آسمانوں اور زمین کو بے کسی نمونہ کے پیدا فرمانے والے! اے عظمت و بزرگی والے! اے آپ زندہ! اے اوروں کو قائم رکھنے والے۔

❷ احمد، ابن ابی شیبہ اور اصحاب سنن اربعہ یعنی ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ و ابن حبان اور حاکم نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس حدیث کی تخریج کی۔

"المسند" للإمام أحمد، الحديث: ۱۳۸۰۰، ج ٤، ص ٥٢٨.

و"سنن ابن ماجه"، كتاب الدعاء، باب اسم الله الأعظم، الحديث: ۳۸٥۸، ج ٤، ص ۲۷٦.

و"المستدرك" للحاكم، كتاب الدعاء والتكبير... إلخ، الحديث: ۱۸۹۹، ج ۲، ص ۱۸۱.

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَدْعُوْکَ اللّٰهَ وَأَدْعُوْکَ الرَّحْمٰنَ وَأَدْعُوْکَ الْبَرَّ الرَّحِيْمَ وَأَدْعُوْکَ بِأَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی کُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ أَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ.[1]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں اسمِ اعظم ہے۔''

رواه ابن ماجه.[2]

بشارت (۸): ابو درداء وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''اسمِ اعظم ''رَبِّ رَبِّ'' ہے۔''

رواه الحاكم.[3]

حدیث میں آیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ ''یَا رَبِّ یَا رَبِّ'' کہتا ہے، رب عزوجل فرماتا ہے: لَبَّیْکَ، ''اے میرے بندے! مانگ کہ تجھے دیا جائے''۔

---

❶ یعنی: ''اے اللہ! میں تجھے اللہ، رحمٰن، اور برّ رحیم کہہ کر پکارتی ہوں، اور اے اللہ! میں تیرے تمام اسمائے حسنٰی کے وسیلے سے، جو میں جانتی ہوں اور جو نہیں جانتی، تیری بارگاہ میں دعا کرتی ہوں کہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

❷ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا۔

''سنن ابن ماجه''، كتاب الدعاء، باب اسم الله الأعظم، الحديث: ۳۸۵۹، ج٤، ص۲۷۸.

❸ اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا۔

''المستدرك'' للحاكم، كتاب الدعاء والتكبير... إلخ، الحديث: ۱۹۰۳، ج۲، ص۱۸۲.

رواه ابن أبي الدنيا عن عائشة رضي الله تعالٰی عنها.[1]

بشارت (۹): حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ اسمِ اعظم ''اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ'' ہے۔[2]

بشارت (۱۰):[3] ابو امامہ باہلی صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے شاگرد قاسم بن عبد الرحمٰن شامی کہتے ہیں: اسمِ اعظم ''اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ'' (آپ زندہ اوروں کو قائم رکھنے والا) ہے۔[4]

بشارت (۱۱): امام قاضی عیاض نے بعض علماء سے نقل فرمایا: ''اسمِ اعظم کلمۂ توحید ہے۔''[5]

بشارت (۱۲): امام فخر الدین رازی و بعض صوفیاءِ کرام نے کلمۂ ''هُــوَ'' کو اسمِ اعظم بتایا۔[6]

بشارت (۱۳): جُمہور علماء فرماتے ہیں کہ '' اللّٰـہ'' اسمِ اعظم ہے۔ کـذا عـزاه

---

(1) اس حدیث کو ابن ابی الدنیا نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔

"الترغيب والترهيب"، كتاب الذكر والدعاء الحديث: ۱۱، ج۲، ص۳۲۰، (بحوالہ ابن ابی الدنیا).

و"فتح الباري"، باب لله مائة اسم غير واحدة، ج۱۱، ص۱۸۹، (بحوالہ ابن ابی الدنیا).

(2) اللہ، اللہ، اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

"فتح الباري"، كتاب الدعوات، باب لله مائة اسم غير واحدة، ج۱۱، ص۱۸۹.

(3) بشارت ۱۰ تا ۲۰ شارح یعنی مجدد اعظم امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی ذکر فرمودہ ہیں۔

(4) "الحصن الحصين" في بيان اسم الله تعالٰى الأعظم، ص۳۳.

(5) "فتح الباري"، كتاب الدعوات، باب لله مائة اسم غير واحدة، ج۱۱، ص۱۸۹.

(6) "الحاوي للفتاوي"، الدر المنظم في الاسم الأعظم، ج۱، ص۴۷۳.

و "التفسير الكبير" للرازي، ج۱، ص۱۳۹-۱۴۰، وج۲، ص۱۵۰-۱۵۲.

إليهم القارئ.[1]

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: شرط یہ ہے کہ تو اللہ کہے اور اس وقت تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہ ہو۔[2]

بشارت (۱۴): بعض علماء نے "**بسم اللّٰہ**" شریف کو اسم اعظم کہا۔

حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول کہ "**بسم اللّٰہ**" زبانِ عارف سے ایسی ہے جیسے "کُنْ" کلامِ خالق سے۔[3]

بشارت (۱۵): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو ان پانچ کلموں سے ندا کرے اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے اللہ عزوجل عطا فرمائے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)).[4]

بشارت (۱۶): اوپر گزرا کہ جو شخص "يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ" تین بار کہے فرشتہ کہتا

---

1. جیسا کہ ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے اسے جُمہور علما کی طرف منسوب کیا۔
"مرقاة المفاتيح" شرح مقدمة الكتاب، ج ١، ص ٤١.
2. "بهجة الأسرار"، ذكر فصول من كلامه مرصعاً... إلخ، ص ١٣٥.
3. المرجع السابق.
4. اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے۔ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہت اسی کیلئے ہے اور سب خوبیاں اسی کو، اور وہ تو سب کچھ کر سکتا ہے، اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عزوجل کی توفیق کے بغیر برائی سے بچنے کی کچھ طاقت نہیں اور نہ ہی نیکی کرنے کی کچھ قوت۔ =

ہے: مانگ کہ "أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ" نے تیری طرف توجہ فرمائی۔ (1)

بشارت (۱۷): پانچ بار "یا رَبَّنا" کہنے کا فضل امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزرا۔ (2)

بشارت (۱۸): یہی خاصیت اَسمائے حُسنیٰ کی ہے۔

بشارت (۱۹): نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو "یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ" (اے عظمت و بزرگی والے!) کہتے سنا، فرمایا: مانگ کہ تیری دعا قبول ہوئی۔ (3)

بشارت (۲۰): ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے: حضور سَیِّدُ الْمُرْسَلِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جبرائیل میرے پاس کچھ دعائیں لائے اور عرض کی: جب حضور کو کوئی حاجت پیش آئے انہیں پڑھ کر دعا مانگئے:

= "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ٨٤٩، ج١٩، ص٣٦١.

و"المعجم الأوسط" للطبراني، من اسمه مطلب، الحديث: ٨٦٣٤، ج٦، ص٢٣٨.

و"مجمع الزوائد"، كتاب الأدعية، باب فيما يستفتح به الدعاء... إلخ، الحديث: ١٧٢٦٤، ج١٠، ص٢٤١.

1 "المستدرك"، كتاب الدعاء والتكبير... إلخ، باب إن لله ملكاً... إلخ، الحديث: ٢٠٤٠، ج٢، ص٢٣٩.

2 جیسا کہ فصل دوم میں ادب نمبر۲۱ کے تحت گزرا۔

3 "سنن الترمذي"، كتاب الدعوات، باب ماجاء في عقد التسبيح باليد، الحديث: ٣٥٣٨، ج٥، ص٣١٢.

﴿((يَا بَدِيْعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا كَاشِفَ السُّوْءِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ يَا إِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ بِكَ أُنْزِلَ حَاجَتِيْ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا))﴾.(1)

---

1 اے آسمانوں اورزمین کو بے کسی نمونہ کے پیدا فرمانے والے! اے عظمت و بزرگی والے! اے فریاد رسوں کی فریادرسی فرمانے والے! اے مدد چاہنے والوں کی مدد فرمانے والے! اے سب آفتوں کو دور فرمانے والے! اے سب سے زیادہ مہربان! اے پریشان حالوں کی دعا قبول فرمانے والے! اے سب جہاں والوں کے معبودِ برحق! تیری ہی طرف سے میری حاجت آئی اور تو ہی اس کو زیادہ جانتا ہے تو اس حاجت کو رَوا فرما۔

"المعجم الأوسط"الحديث: ١٤٥، ج١، ص٥٥.

و"مجمع الزوائد"، كتاب الأدعية، باب الأدعية المأثورة عن رسول الله... إلخ، الحديث: ١٧٣٩٦، ج١٠، ص٢٨٤، بألفاظ متقاربة.

لم نعثر على هذا الحديث عن ابن عباس ولكن وجدناه عن حذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنهما.

فصل ششم موانعِ اِجابت میں

قال الرضاء: وہ پندرہ۱۵ ہیں۔ پانچ۵ اِفادۂ حضرت مصنف قُدِّسَ سِرُّہٗ اور دس۱۰ زیادت فقیر حقیر غُفِرَ لَہٗ۔)

اے عزیز! اگر دعا قبول نہ ہو، تو اُسے اپنا قصور سمجھے، خدائے تعالٰی کی شکایت نہ کرے کہ اس کی عطا میں نقصان نہیں، تیری دعا میں نقصان ہے۔(1)

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدیؔ سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

ہرچہ ہست از قامت ناساز وبے اندام ماست
ورنہ تشریف تو بربالائے کس کوتاہ نیست(2)

اے عزیز! دعا چند سبب سے رَد ہوتی ہے:

پہلا سبب: کسی شرط یا ادب کا فوت ہونا اور یہ تیرا قصور ہے، اپنی خطا پر نادم نہ ہونا اور خدا کی شکایت کرنا، نری بے حیائی ہے۔

قال الرضاء: نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ایک شخص سفر دراز (طویل سفر) کرے، بال اُلجھے، کپڑے گرد میں اَٹے (میلے کچیلے)، اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور یَا رَبِّ! یَا رَبِّ! کہے اور اس کا کھانا حرام سے اور پینا حرام سے اور پہننا حرام سے اور

---

(1) یعنی اس مولیٰ کریم عزوجل کی عطا میں کوئی کمی نہیں، کمی تو تیرے دعا کرنے میں ہے۔

(2) ع کسی پر کم نہیں فضل وکرم تیرا مرے مولیٰ
یہ بداعمالیوں کا ہے نتیجہ کہ پریشاں ہوں

پرورش پائی حرام سے، تو اس کی دعا کہاں قبول ہو!''(1)

سفر اور اس پریشاں حالی کا ذکر اس لئے فرمایا کہ یہ زیادہ جالبِ رحمت و مُورِثِ اِجابت ہوتے ہیں (یعنی: رحمت کو زیادہ کھینچ لانے والے اور دعا کی قبولیت کا باعث ہوتے ہیں)، بایں ہمہ (اس کے باوجود) جب اَکل وشُرب (کھانا پینا) حرام سے ہے، اُمیدِ اجابت نہیں۔

دوسرا سبب: گناہوں سے تلوُّث (گناہوں میں مبتلا رہنا)۔

قال الرضاء: اگرچہ یہ بھی سببِ اوّل میں داخل تھا مگر بوجہ مُہتَم بالشان ہونے کے (یعنی زیادہ اہمیت کا حامل ہونے کی وجہ سے) جدا ذکر فرمایا۔

اسی واسطے دعا سے پہلے مظلوموں کے حقوق واپس کرنا اور ان سے اپنے قصور بخشوانا اور خدا کے سامنے توبہ واستغفار اور تَرکِ معاصی (گناہوں کے چھوڑنے) پر عزمِ مُصَمَّم (پختہ ارادہ) کرنا لازم ہے۔

کعب احبار سے منقول: زمانۂ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام میں قحط پڑا، آپ بنی اسرائیل کو لے کر تین بار دعا کے واسطے گئے مینہ نہ برسا (یعنی بارش نہ ہوئی)، اللہ عزوجل نے وحی بھیجی: ''اے موسیٰ! میں تیری اور تیرے ساتھ والوں کی دعا قبول نہ کروں گا کہ تم میں ایک نَمَّام (چغل خور) ہے کہ ایک کا عیب دوسرے سے بیان کرتا ہے۔'' عرض کی: اے رب! وہ کون ہے کہ اس کو ہم اپنے گروہ سے نکال دیں؟ حکم آیا: ''میں تمہیں نمیمی (چغل

---

(1) ''صحیح مسلم''، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب وترتیبھا، الحدیث: ۱۰۱۵، ص۵۰۷.

و''سنن الترمذي''، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ البقرۃ، الحدیث: ۳۰۰۰، ج۴، ص۴۶۴-۴۶۵.

خوری) سے منع کرتا ہوں اور خود ایسا کروں؟'' موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے سب کو توبہ کا حکم کیا بعد توبہ دعا مانگتے ہی مینہ برسا۔[1]

سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: بنی اسرائیل سات برس قحط میں مبتلا رہے یہاں تک کہ مُردوں اور بچوں کو کھانے لگے ہمیشہ پہاڑوں میں نکل جاتے اور عاجزی وتضرّع کے ساتھ دعا مانگتے اور روتے مگر رحمتِ الٰہی انکے حال پر اصلاً توجہ نہ فرماتی یہاں تک کہ ان کے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام پر وحی ہوئی: ''اگر تم میری طرف اس قدر چلو کہ تمہارے گھٹنے گھس جائیں اور تمہارے ہاتھ آسمان کو لگ جائیں اور تمہاری زبانیں دعا کرتے کرتے گونگی ہو جائیں جب بھی میں تم میں سے کسی دعا مانگنے والے کی دعا قبول نہ کروں اور کسی رونے والے پر رحم نہ فرماؤں، جب تک مظلوموں کو ان کے حقوق واپس نہ کردیں۔'' پس بنی اسرائیل نے مظلوموں کو ان کے حق واپس کیے، اسی دن مینہ برسا۔[2]

مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: بنی اسرائیل ایام قحط میں مینہ کی دعا کے لئے نکلے، پیغمبر وقت علیہ الصلاۃ والسلام پر وحی ہوئی: ''ان سے کہہ دے کہ تم میری طرف نکلتے ہو ناپاک بدنوں کے ساتھ، اور ہتھیلیاں میری طرف اٹھاتے ہو جن سے تم نے خون ناحق کیے، اور تم نے اپنے پیٹ حرام مال سے بھرے ہیں اب تم پر میرا غضب سخت ہو گیا اور تم کو سوا زیادہ مجھ سے دور ہونے کے دعا سے کچھ فائدہ نہ ملے گا۔''[3]

---

1 "إحياء العلوم"، كتاب الأذكار والدعوات، الباب الثاني، ج ١، ص ٤٠٧.

2 المرجع السابق.

3 المرجع السابق.

یعنی اپنے گناہوں اور نافرمانیوں میں حد سے بڑھنے کے سبب تمہارا حال یہ ہو گیا ہے کہ اب تمہاری دعائیں تمہیں میرے قریب کرنے کے بجائے تمہیں مجھ سے مزید دور کردینگی۔

اورابوصدیق ناجی سے روایت ہے حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام مینہ کی دعا کے واسطے باہر نکلے ایک چیونٹی کو دیکھا اپنے پاؤں آسمان کی طرف اٹھائے کہتی ہے: ''الٰہی! میں بھی تیری خَلق سے ایک مخلوق ہوں اور ہم کو تیرے رزق سے بے پرواہی نہیں ہوسکتی، پس تو ہم کواوروں کے گناہوں کے سبب ہلاک نہ کر۔'' سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ دیکھ کرفرمایا: لوٹ چلو کہ اس چیونٹی کی دعا سے مینہ برسے گا۔[1]

اوزاعی کہتے ہیں: لوگ مینہ کی دعا کے لیے نکلے بلال بن سعد نے خدا کی تعریف وثنا کر کے کہا: اے حاضرین! کیاتم اپنے گناہ پراقرارنہیں کرتے ہو؟ سب نے کہا: ہم اقرارکرتے ہیں۔ پھر کہا: الٰہی! توفرماتاہے:﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ﴾[2] اورہم اپنی گنہگاری پراقرارکرتے ہیں پس مغفرت تیری ہماری امثال کے واسطے ہے (ہم جیسے لوگوں کیلئے ہی ہے) الٰہی! ہم کوبخش دے اورہم پررحم کراورہم کو پانی دے، پھراپنے ہاتھ اٹھائے اورمینہ برسا۔[3]

کسی نے مالک بن دینار سے کہا: مینہ کے لئے دعا کیجئے، فرمایا: ''تم مینہ برسنے میں دیرسمجھتے ہواورمیں پتھر برسنے میں''، یعنی: تم سمجھتے ہوکہ مینہ برسنے میں دیرہوگئی اورمیں کہتاہوں یہ خدا کی رحمت ہے کہ پتھرنہیں پڑتے۔[4]

تیسرا سبب: اِستغنائے مولیٰ۔ وہ حاکم ہے محکوم نہیں، غالب ہے مغلوب نہیں،

---

1. "إحياء العلوم"، كتاب الأذكار والدعوات، الباب الثاني، ج١، ص٤٠٧.
2. ترجمۂ کنزالایمان: ''نیکی والوں پرکوئی راہ نہیں۔'' (پ١٠، التوبة: ٩١)
3. "إحياء العلوم"، كتاب الأذكار والدعوات، الباب الثاني، ج١، ص٤٠٧.
4. المرجع السابق.

مالک ہے تابع نہیں، اگر تیری دعا قبول نہ فرمائی تجھے ناخوشی اور غصے، شکایت اور شکوے کی مجال کب ہے، جب خاصوں کے ساتھ یہ معاملہ ہے کہ جب چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں جب چاہتے منع فرماتے ہیں تو تُو کس شمار میں ہے کہ اپنی مراد پر اِصرار کرتا ہے!۔[1]

﴿وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰـكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾[2].

قال الرضاء: اس کا اِستغناء حق، اس کا وعدہ حق، اس کی بات تمام، اس کی رحمت عام، دعا کہ شرائط وآداب کی جامع ہو، حصولِ مسئول ہی کے ساتھ قبول ہونا ضرور نہیں، دفعِ بلا ہے، ثوابِ عقبیٰ ہے، جیسا کہ آتا ہے اور بایں ہمہ اس پر کچھ واجب نہیں۔[3]

---

(1) یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز سے غنی ہے ہر خوبی وصفت اسی کے واسطے ہے وہ جو چاہے کرے کسی کو مجالِ اُف تک نہیں ہے اس کا تو اپنے نیک بندوں کے ساتھ یہ معاملہ ہے کہ جب چاہتا ہے ان کو دیتا ہے اور جب چاہتا ہے ان کو اس چیز کی طلب سے منع فرما دیتا ہے تو اگر اس نے تیری دعا قبول نہیں فرمائی تو تیری کیا مجال کہ تو ناخوشی کا اظہار کرے یا اسکی بارگاہ میں شکوے شکایت کرتے ہوئے بار بار اُسی چیز کے حصول کی دعا مانگے!۔

(2) ترجمۂ کنز الایمان: ''اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہیں جانتے۔''

(پ ۱۲، یوسف: ۲۱)

(3) وہ بے نیاز ہے، اس کا وعدہ سچا ہے، اس کی بات ہو کر رہتی ہے، اس کی رحمت سب کو شامل ہے چنانچہ اگر دعا میں شرائط وآداب کا مکمل خیال ولحاظ رکھ بھی لیا جائے تو یہ بات ضروری نہیں کہ جو چیز دعا میں مانگی جا رہی ہے وہی چیز حاصل بھی ہو جائے، ہوسکتا ہے کہ اس پر کوئی بلا ومصیبت آنے والی تھی جو اس دعا کی وجہ سے ٹل گئی ہو، یہ بھی ممکن ہے کہ اس دعا کے سبب اسکے ہاتھ نیکیوں کا ایسا بے بہا خزانہ آیا ہو جو آخرت میں کام آئے بہر حال اگر بیان کردہ دونوں صورتیں نہ بھی ہوں تو وہ رب عزوجل قادر مطلق ہے جو چاہے کرے اس پر کسی کا زور نہیں اور نہ ہی اس پر کچھ دینا واجب ولازم۔

﴿یفعل اللہ ما یشآء﴾[1]﴿ان اللہ یحکم ما یرید﴾[2]. نہ اس کے غنائے مطلق میں کوئی شک ﴿ان اللہ ھو الغنی الحمید﴾[3] نہ اس کے کسی وعدے یا وعید میں فرق آنا ممکن، ﴿ان اللہ لا یخلف المیعاد﴾[4] ﴿ما یبدل القول لدی وما انا بظلام للعبید﴾[5] آہ......! آہ......! آہ......!

جگر خوں میشود زیں یاد مارا
زاستغنائے حق فریاد مارا[6]

لا ملجأ من اللّٰہ إلا إلیہ وحسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل وصلّی اللّٰہ تعالٰی علی النبي الرحمة المُھدَة أقرب وسیلة إلی اللّٰہ وآلہ وصحبہ بالتبجیل.﴾[7]

---

1. ترجمۂ کنزالایمان: ''اللہ جو چاہے کرے۔'' (پ ۱۳، إبراھیم: ۲۷)
2. ترجمۂ کنزالایمان: ''بے شک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے۔'' (پ ۶، المائدة: ۱)
3. ترجمۂ کنزالایمان: ''بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے، سب خوبیوں سراہا۔'' (پ ۲۱، لقمان: ۲٦)
4. ترجمۂ کنزالایمان: ''بے شک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا۔'' (پ ۱۳، الرعد: ۳۱)
5. ترجمۂ کنزالایمان: ''میرے یہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کروں۔'' (پ ۲٦، ق: ۲۹)
6. یعنی اسکی یاد سے ہمارا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے تو بھی ہمیں اسی بے نیاز سے فریاد ہے۔
7. کوئی پناہ نہیں سوائے اللہ عزوجل کے اور اللہ عزوجل ہم کو بس ہے اور کیا ہی اچھا کارساز! اور اللہ تعالیٰ رحمت ونرمی والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے تمام آل واصحاب پر رحمت نازل فرمائے جو اسکی طرف ہمارے سب سے قریبی وسیلہ ہیں۔

چوتھا سبب: حکمتِ الٰہی ہے کہ کبھی تو براہِ نادانی کوئی چیز اس سے طلب کرتا ہے اور وہ براہِ مہربانی تیری دعا کو اس سبب سے کہ تیرے حق میں مضر ہے، رد فرماتا ہے، مثلاً: تو جویائے سیم وزر ہے اور اس میں تیرے ایمان کا خطرہ ہے یا تو خواہانِ تندرستی وعافیت ہے اور وہ علمِ خدا میں موجب نقصانِ عاقبت ہے، ایسا رد، قبول سے بہتر۔ ﴿عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ﴾ (1) پر نظر کر اور اس رد کا شکر بجالا۔ (2)

پانچواں سبب: کبھی دعا کے بدلے ثوابِ آخرت دینا منظور ہوتا ہے، تو حُطامِ دنیا (دنیوی ساز وسامان) طلب کرتا ہے اور پروردگار نفائسِ آخرت (آخرت کی عمدہ چیزیں) تیرے لیے ذخیرہ فرماتا ہے، یہ جائے شکر ہے (شکر کا مقام ہے) نہ (کہ) مقامِ شکایت۔

قال الرضاء:

سبب ٦ تا سبب ١١: حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''تین شخص ہیں کہ تیرا رب ان کی دعا نہیں قبول کرتا:

ایک وہ کہ ویرانے مکان میں اترے۔

دوسرا وہ مسافر کہ سرِ راہ مقام کرے یعنی سڑک سے بچ کر نہ ٹھہرے، بلکہ خاص

---

(1) ترجمۂ کنز الایمان: ''قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔''

(پ ٢، البقرة: ٢١٦)

(2) بعض اوقات دعا قبول نہ ہونے میں حکمت خداوندی یہ ہوتی ہے کہ تو جو مانگ رہا ہے وہ تیرے لئے نقصان دہ ہے مثلاً: تو مال ودولت مانگتا ہے لیکن وہ تیرے ایمان کے لیے خطرناک ہے، تو صحت وعافیت کا سوال کرتا ہے لیکن اس میں تیری آخرت کا نقصان ہے، ایسی دعا کا قبول نہ ہونا ہی بہتر ہے تو ایسی دعا کے رَد پر تجھے چاہئے کہ شکرِ خداوندی بجالا۔

راستے ہی پر نزول کرے (یعنی اترے)۔

تیسرا وہ جس نے خود اپنا جانور چھوڑ دیا، اب خدا سے دعا کرتا ہے کہ اسے روک دے۔"

أخرجه الطبراني في "الكبير" عن عبد الرحمن بن عائذ رضي الله تعالٰى عنه بسند حسن.(1)

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "تین شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی:

ایک وہ جس کے نکاح میں کوئی بدخُلق (بداخلاق) عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔

دوسرا وہ جس کا کسی پر کچھ آتا تھا اور اس کے گواہ نہ کر لیے۔

تیسرا وہ جس نے سَفِیہ بے عقل کو مال سپرد کر دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سفیہوں (بیوقوفوں) کو اپنے مال نہ دو۔"

أخرجه الحاكم عن أبي موسى الأشعري رضي الله تعالٰى عنه **بسند نظيف.**(2)

---

(1) اس حدیث کو طبرانی نے "معجم کبیر" میں سندِ حسن کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عائذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

"مجمع الزوائد"، كتاب الحجّ، باب أدب السفر، الحديث: ٥٢٩٧، ج٣، ص٤٨٨، (بحوالہ طبرانی).

(2) اس حدیث کو حاکم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سندِ نظیف کے ساتھ روایت کیا۔

"المستدرك"، تفسير سورة النساء، باب: ثلاثة يدعون الله فلا يستجاب لهم، الحديث: ٣٢٣٥، ج٣، ص٢٣.

تو یہ چھ ہوئے جن کی نسبت تصریح فرمائی کہ انکی دعا قبول نہیں ہوتی۔

أقول وباللّٰه التوفیق: مگر ظاہراً اس سے مراد یہی کہ اس خاص مادے میں انکی دعا نہ سنی جائے گی نہ یہ کہ جو ایسا کرے مطلقاً اس کی کوئی دعا کسی امر میں قبول نہ ہو اور ان اُمور میں عدمِ قبول کا سبب ظاہر کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کے کئے ہیں۔

ویرانے مکان میں اترنے والا اس کی مُضَرَّتوں (نقصانات) سے آگاہ ہے، پھر اگر وہاں چوری ہو یا کوئی لوٹ لے یا جِنّ ایذا پہنچائیں تو یہ باتیں خود اس کی قبول کی ہوئی ہیں، اب کیوں ان کے رفع کی دعا کرتا ہے!۔

یونہی جب راستے پر قیام کیا تو ہر قسم کے لوگ گزریں گے، اب اگر چوری ہو جائے، یا ہاتھی گھوڑے کے پاؤں سے کچھ نقصان، رات کو سانپ وغیرہ سے ایذا پہنچے اس کا اپنا کیا ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''شب کو سرِ راہ نہ اترو (یعنی رات کو راستے میں پڑاؤ نہ ڈالو) کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جسے چاہے راہ پر پھیلنے کی اجازت دیتا ہے۔''(1)

اور جانور کو خود چھوڑ کر اس کے حَبْس (یعنی اس پر قابو پانے) کی دعا تو ظاہر حماقت ہے کیا واحد قہار کو آزماتا یا معاذ اللہ اسے اپنا محکوم ٹھہراتا ہے!۔

سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام سے کسی نے کہا: اگر خدا کی قدرت پر بھروسہ ہے اپنے آپ کو اس پہاڑ سے نیچے گرا دو، فرمایا: ''میں اپنے رب کو آزماتا

---

1 "کنز العمال"، کتاب المواعظ والرقائق... إلخ، الحدیث: ٤٣٧٩٧، الجزء السادس عشر، ج٨، ص١٤١، (بحوالہ طبرانی).

نہیں۔"(1)

اورعورت کی نسبت صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے، اس کی کجی ہرگز نہ جائے گی، سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی اور اس کا ٹوٹنا یہ ہے کہ طلاق دے دی جائے۔(2) پس یا تو آدمی اس کی کجی پر صبر کرے یا طلاق دیدے کہ نہ طلاق دیتا نہ صبر کرتا بلکہ بددعا دیتا ہے، قابل قبول نہیں۔

یونہی جب گواہ نہ کیئے خود اپنا مال مہلکہ (ہلاکت) میں ڈالا اور سَفِیہ (بے وقوف) کو دینا بربادی کے لیے پیش کرنا ہے۔ پھر دانستہ، مواقع مضرت (نقصاندہ جگہوں) میں پڑ کر خَلاص (چھٹکارا) مانگنا حماقت ہے۔

خلاصہ یہ ہے: "خویشتن کردہ را علاجے نیست"(3) فقیر کے خیال میں ظاہراً معنیٔ احادیث یہ ہیں، **وَاللّٰہُ تَعَالٰی أَعْلَمُ.**

فقیر نے اس تحریر کے چند روز بعد "اَلْأَشْبَاہُ وَالنَّظَائِرُ" میں دیکھا کہ فوائد شتّٰی میں "مُحِیط" کی کِتَابُ الْحَجْرِ سے یہ پچھلے تین شخص نقل کئے کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔(4)

---

1. "فیض القدیر"، ج۳، ص۳۹۲، تحت الحدیث: ۳٤٤٥.
2. "صحیح مسلم"، کتاب الرضاع، باب الوصیة بالنساء، الحدیث:۱٤٦۸، ص۷۷٥.
3. ع نہیں علاج خودکردہ کارسازی کا
4. "الأشباہ والنظائر"، الفن الثالث، فائدة: ثلاثة لا یستجاب دعاء ھم، ص۳۳۸.

علامہ حموی نے "غَمزُ الْعُيُوْنِ وَالْبَصَائِر "[1] میں "أَحكَامُ الْقُرآن" امام ابوبکر جصاص سے نقل کیا کہ ضحاک نے اپنے دَین [2] پر گواہ نہ کرنے والے کی نسبت کہا:

إن ذهب حقّه لم يؤجر وإن دعا عليه لم يجب؛ لأنّه ترك حقّ اللّٰه تعالٰى وأمره. [3]

یعنی: "اگر اس کا حق مارا جائے تو کچھ اجر نہ پائے اور اگر مدیون پر بددعا کرے تو قبول نہ ہو کہ اس نے اللہ عزوجل کا حق چھوڑا اور اس کے امر کا خلاف کیا۔"

یعنی: قوله تعالٰی: ﴿وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَایَعْتُمْ﴾ [4] یہ تعلیل بحمد اللہ تعالٰی اس معنی کی مؤید (یعنی: تائید کرتی) ہے جو فقیر نے سمجھے، یعنی ان کی دعا مقبول نہ ہونا خاص اسی مادّے (بارے) میں ہے۔

سبب ۱۲، ۱۳، ۱۴: اسی "غَمزُ الْعُيُوْن" میں "كِتَابُ الْمُحَاضَرَات" ابو یحیٰی زکریا مراغی سے نقل کیا: حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: "اللہ تعالٰی چھ

---

1. أي: غمز عيون البصائر وهو مشهور بيننا.
2. دَین کی تعریف: جو چیز واجب فی الذمہ ہو کسی عقد مثلاً: بیع یا اجارہ کی وجہ سے یا کسی چیز کے ہلاک کرنے سے اس کے ذمہ تاوان واجب ہوا یا قرض کی وجہ سے واجب ہوا ان سب کو دین کہتے ہیں دین کی ایک خاص صورت کا نام قرض ہے جس کو لوگ دست گرداں کہتے ہیں، ہر دین کو آج کل لوگ قرض بولا کرتے ہیں یہ فقہ کی اصطلاح کے خلاف ہے۔
("بہارِ شریعت"، حصہ یازدہم مبیع اور ثمن میں تصرف کا بیان، ج۲،ص۷۵۲)
3. "غمز عيون البصائر"، الفن الثالث، فائدة: ثلاثة لا يستجاب دعاء هم، ج۳، ص۲۵۲.
4. ترجمۂ کنز الایمان: "اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کرلو۔" (پ۳، البقرة: ۲۸۲)

شخصوں کی دعا قبول نہیں فرماتا۔ تین تو یہی پچھلے ذکر فرمائے،

اورایک وہ جو اپنے گھر میں منہ پھیلائے بیٹھا رہے کہ اے رب میرے! مجھے روزی دے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: کیا میں نے تجھے رزق ڈھونڈنے کا حکم نہ دیا؟ تو نے میرا اِرشاد نہ سنا: ﴿فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ ''پھیل جاؤ زمین میں اور ڈھونڈو فضل اللہ کا۔'' (پ ۲۸، الجمعة: ۱۰)

دوسرا وہ جس نے اپنا مال فضول خرچیوں میں کھو دیا، اب کہتا ہے: اے رب! مجھے اور دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا میں نے تجھے میانہ روی کا حکم نہ دیا تھا؟ کیا تو نے میرا اِرشاد نہ سنا تھا؟ ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَكَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا﴾[1]

تیسرا وہ کہ ایسے لوگوں میں مقیم رہے جو اسے ایذا دیتے ہیں اور دعا کرے: اے رب میرے! مجھے ان کے شر سے کفایت کر، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا میں نے تجھے ہجرت کا حکم نہ دیا؟ کیا میرا اِرشاد نہ سنا: ﴿اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا[2]﴾۔[3]

یہ تقریر بھی بحمد اللہ اس معنیٔ فقیر کی مؤید ہے۔

---

1. ترجمۂ کنزالایمان: ''اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔'' (پ ۱۹، الفرقان: ۶۷)
2. ترجمۂ کنزالایمان: ''کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔'' (پ ۵، النسآء: ۹۷)
3. "غمز عیون البصائر"، الفن الثالث، فائدة: ثلاثة لا یستجاب دعاء هم، ج۳، ص۲۵۳.

أقول: اس تقدیر پر اور بہت لوگ ایسے نکل سکتے ہیں جو خود کردہ کا علاج ڈھونڈتے ہوں مثلاً: جو بغیر[1] کسی سخت مجبوری کے رات کو ایسے وقت گھر سے باہر نکلے کہ لوگ سو گئے ہوں پاؤں کی پہچل (پاؤں کی آہٹ/آواز) راستوں سے موقوف ہوگئی ہو۔ صحیح حدیث میں اس سے ممانعت فرمائی کہ اس وقت بلائیں منتشر ہوتی ہیں۔ (1)

یا رات[2] کو دروازہ کھلا چھوڑ دے یا بغیر[3] بِسْمِ اللّٰهِ کہے بند کرے کہ شیطان اسے کھول سکتا ہے اور جب بِسْمِ اللّٰهِ کہہ کر دہنا پاؤں مکان میں رکھے تو شیطان کہ ساتھ آیا تھا باہر رہ جاتا ہے اور جب بِسْمِ اللّٰهِ کہہ کر دروازہ بند کرے تو اس کے کھولنے پر قدرت نہیں پاتا۔

یا کھانے[4]، پانی کے برتن بِسْمِ اللّٰهِ کہہ کر نہ ڈھانکے کہ بلائیں اترتی اور خراب کر دیتی ہیں، پھر وہ طعام وشراب (کھانا و پانی) بیماریاں لاتے ہیں۔ (2)

یا بچے[5] کو مغرب کے وقت گھر سے باہر نکالے کہ اس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں۔ (3)

---

1 "المعجم الأوسط" للطبراني، الحديث: ١٣٤٥، ج١، ص٣٦٩.

و"مسند أبي يعلى"، الحديث: ٢٣٢٣، ج٢، ص٣٦٦.

2 "صحيح البخاري" كتاب الأشربة، باب تغطية الإناء، الحديث: ٥٦٢٣، ج٣، ص٥٩١.

و"صحيح مسلم"، كتاب الأشربة، باب الأمر بتغطية الإناء... إلخ، الحديث: ٢٠١٢، ص١١١٤.

3 "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ١١٠٩٤، ج١١، ص٦٣.

یا کھانے سے بے ہاتھ دھوئے سو رہے کہ شیطان چاٹتا اور معاذ اللہ بَرَص[1] کا باعث ہوتا ہے[2]

یا غسل خانے میں پیشاب کرے کہ اس سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے[3]

یا چھجے کے قریب سوئے اور چھت پر روک (باؤنڈری) نہ ہو کہ گر پڑنے کا احتمال ہے۔[4]

---

1. برص: ایک مرض کا نام جس میں فسادِ خون سے جسم پر سفید دھبے پڑ جاتے ہیں۔ (''اردو لغت''، ج۲، ص۱۰۲۰)

2. "المستدرك"، كتاب الأطعمة، باب لا يمسح أحدكم يده...إلخ، الحديث: ٧٢٠٩، ج٥، ص١٦٢.
و"سنن الترمذي"، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في كراهية البيتوتة... إلخ، الحديث: ١٨٦٦، ج٣، ص٣٤٠.
و"المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ٥٤٣٥، ج٦، ص٣٥.
و"المرقاة"، ج٨، ص٥٠.

3. "سنن ابن ماجه"، كتاب الطهارة، باب كراهة البول في المغتسل، الحديث: ٣٠٤، ج١، ص١٩٤.
و"سنن النسائي"، كتاب الطهارة، باب كراهة البول في المستحم، الحديث: ٣٦، ص١٤.

4. "سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في النوم على سطح غير محجر، الحديث: ٥٠٤١، ج٤، ص ٤٠٣.
و"المرقاة"، تحت الحديث: ٤٧٢٠، ج٨، ص٤٨٧-٤٨٨.

یا عورت[9] سے ہمبستری کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ نہ کہے کہ شیطان شریک ہوجاتا اور اپنا عضو اس کے عضو کے ساتھ داخل کرتا ہے[(1)] جس کے باعث بچہ انسان وشیطان دونوں کے نطفے سے بنتا اور پھر بُرا تُخْم (خراب بیج) بُرا ہی پھل لاتا ہے[(2)]

یا کھانا بغیر بِسْمِ اللّٰہِ کے کھائے[(3)] کہ شیطان ساتھ کھاتا اور جو طعام چند مسلمانوں کو بس کرتا (کافی ہوتا) ایک ہی کے کھانے میں فنا (ختم) ہوجاتا ہے۔[(4)]

یا زمین[10] کے سوراخوں میں پیشاب کرے کہ کبھی سانپ وغیرہ جانوروں کا گھریا جِنّ کا مکان ہوتا اور انسان ایذا پاتا ہے[(5)]

---

1 "فتح الباري"، تحت الحديث: ٥١٦٥، كتاب النكاح، ج٩، ص١٩٦.

2 ہمبستری کے وقت بسم اللہ شریف پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ ستر کھولنے سے پہلے ہی پڑھ لے کہ کھلے ستر پڑھنا جائز نہیں، یہی احتیاط استنجاء خانہ جاتے وقت بھی ملحوظ رکھیں کہ استنجاء خانے سے باہر ہی بسم اللہ شریف اور دعا پڑھ لی جائے۔

3 حدیث پاک میں وارد کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا اگر بھول جائے اور درمیان میں یاد آئے تو یوں کہے: ((بِسْمِ اللّٰہِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ)) ''اللہ کے نام سے کھانے کی ابتداء اور انتہاء۔''

"سنن أبي داود"، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام، الحديث: ٣٧٦٧، ج٣، ص٤٨٧.

نوٹ! یہاں جہاں کہیں بھی بسم اللہ شریف پڑھنے کا ذکر ہے اس سے پوری ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' مراد ہے۔

4 "سنن أبي داود"، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام، الحديث: ٣٧٦٦، ج٣، ص٤٨٧.

5 "سنن النسائی"، كتاب الطهارة، باب كراهية البول فى الجحر، الحديث: ٣٤، ص١٤.

و"مشكاة المصابيح"، كتاب الطهارة، الحديث: ٣٥٤، ج١، ص٨٤.

و"المرقاة"، تحت الحديث: ٣٥٤، ج٢، ص٧٢.

یا اپنی۲ خواہ اپنے دوست کی کوئی چیز پسند آئے تو اس پر دفعِ نظر کی دعا: "اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْہِ وَلَا تَضُرَّہٗ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ"[1] نہ پڑھے کہ نظر حق ہے[2] مرد کو قبر اور اونٹ کو دیگ میں داخل کر دیتی ہے،[3]

یا تنہا۳ سفر کرے کہ فُسّاقِ اِنس وجنّ سے مُضَرَّت (تکلیف) پہنچتی ہے اور ہر کام میں دِقّت پڑتی ہے۔

یا ہنگامِ جماع۴ (ہم بستری کے وقت) شرمگاہِ زن (عورت کی شرمگاہ) کی طرف نگاہ کرے کہ معاذ اللہ! اپنے یا بچے یا دل کے اندھے ہونے کا باعث ہے۔[4]

یا اس وقت۵ باتیں کرے کہ بچے کے گونگے ہونے کا احتمال ہے۔[5]

---

1 اے اللہ عزوجل! اس پر برکت نازل فرما، اور اسے ضرر نہ پہنچے جو کچھ اللہ عزوجل نے چاہا سو وہی تو ہوا، اللہ عزوجل کی تائید کے بغیر نیکی پر کچھ قدرت نہیں۔

"مجمع الزوائد"، كتاب الطب، باب ما يقول إذا رأى ما يعجبه، الحديث: ٨٤٣٢، ج٥، ص١٨٧.

و"عمل اليوم والليلة"، الحديث: ٢٠٧-٢٠٨، ص٧٢، بألفاظ متقاربة.

2 "صحيح البخاري"، كتاب الطب، باب: العين حق، الحديث: ٥٧٤٠، ج٤، ص٣٢.

3 "حلية الأولياء"، الحديث: ٩٧٨٠، ج٧، ص٩٦.

4 "فيض القدير"، الحديث: ٥٥١-٥٥٢، ج١، ص٤١٩.

و"الكامل في ضعفاءِ الرجال"، ج٢، ص٢٦٥.

5 "كنز العمال"، كتاب النكاح، الحديث: ٤٤٨٩٣، الجزء السادس عشر، ج٨، ص١٥١.

و"التيسير" شرح "الجامع الصغير"، ج١، ص١٧٦.

یا کھڑے کھڑے[۱۶] پانی پیا کرے[1] کہ دردِ جگر کا مُورِث (باعث) ہے
یا پاخانے[۱۷] میں بغیر بِسْمِ اللّٰہِ کہے جائے کہ خبائث سے مضرت (یعنی خبیث جنّات وغیرہ سے نقصان پہنچنے) کا اندیشہ ہے[2]
یا فاسقوں[۱۸]، فاجروں، بدوضعوں، بدمذہبوں کے پاس نشست برخاست کرے کہ اگر بالفرض صحبتِ بد کے اثر سے بچا تو مُتَّہَم ضرور ہو جائے گا۔
یا لوگوں[۱۹] کے راستوں میں خواہ ان کی نشست برخاست کی جگہ پاخانہ پیشاب کرے[3] کہ آپ ہی گالیاں کھائے گا۔
یا سفر[۲۰] سے پلٹ کر بغیر اطلاع کئے رات کو اپنے گھر میں چلا آئے[4] کہ مکروہ

---

1 "صحيح مسلم"، كتاب الأشربة، باب في الشرب قائماً، الحديث: ٢٠٢٤-٢٠٢٦، ص١١١٩.

2 "المصنف" لابن أبي شيبة، كتاب الطهارات، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، الحديث: ٥، ج١، ص١١.

3 "سنن ابن ماجه" كتاب الطهارة، باب النهي عن الخلاء على قارعة الطريق، الحديث: ٣٢٨، ج١، ص٢٠٨.
و"المستدرك"، كتاب الطهارة، الحديث: ٦١١، ج١، ص٣٩٦.
و"المسند" لأحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس... إلخ، الحديث: ٢٧١٥، ج١، ص٦٤٠.

4 "صحيح البخاري"، كتاب النكاح، الحديث: ٥٢٤٦، باب طلب الولد، ج٣، ص٤٧٦.
و"صحيح مسلم"، كتاب الإمارة، باب كراهة الطروق... إلخ، الحديث: ٧١٥، ص١٠٦٤.

دیکھنے کا احتمال ہے۔ (1)

یہ سب اُمور حدیثوں میں ماثور (وارد) اوراسی قسم کے اور صدہا آداب احادیث میں مذکور اور کتب آئمہ وعلماء میں مسطور (ائمۂ دین وعلما کی کتابوں میں مذکور ہیں) جن کی شرح کے لئے مجلدات (یعنی کئی جلدیں) بھی کافی نہیں۔

بر بنائے تقریر مذکور ان سب صورتوں میں کہہ سکتے ہیں کہ ان خاص مادّوں میں ان لوگوں کی دعا قبول نہ ہوگی کہ انہوں نے خود خلافِ حکم شرع کر کے مواقع مضرّت میں قدم رکھا اور خادمِ حدیث جانتا ہے کہ اکثر حدیث میں بعض باتوں کا تذکرہ اور ان کے ذکر سے ان کے ہزار اَمثال کی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔ **هذا ما عندي والله تعالٰى أعلم** (جو کچھ بیان ہوا یہ میرے نزدیک ہے اور اللہ عزوجل سب سے بہتر جاننے والا ہے۔)

سبب۱۵: أَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ نہ کرنا (یعنی نیکی کا حکم نہ کرنا اور برائی سے نہ روکنا)۔

یعنی کسی جماعت میں کچھ لوگ اللہ عزوجل کی نافرمانی کرتے ہوں دوسرے خاموش رہیں اور حتی المقدور انہیں باز نہ رکھیں منع نہ کریں کہ ہر ایک کے اعمال اس کے ساتھ ہیں ہمیں روکنے، منع کرنے سے کیا غرض، تو جو بلا آئے گی اس میں نیکوں کی دعا بھی نہ سنی جائے گی کہ یہ خود ہی وامر چھوڑ کر تارکِ فرائض تھے۔

---

(1) یعنی ہوسکتا ہے کہ اس کے گھر والے ایسی حالت میں ہوں کہ اسے ناپسند ہے اور انہیں ایسی حالت میں دیکھ کر اسے دکھ و تکلیف پہنچے۔

نوٹ: آدابِ سفر جاننے کیلئے ''بہارِ شریعت''، سولہواں حصہ، صفحہ ۲۹۱ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ فرمائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''یا تو تم أَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر کروگے یا اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے بدوں کو مسلط کردے گا، پھر تمہارے نیک دعا کریں گے تو قبول نہ ہوگی۔''

أخرجه البزار والطبراني في "الأوسط" عن أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه بسند حسن. (1)

تنبیہ:

أقول: کسی صورت میں دعا قبول نہ ہونا یقینی قطعی نہیں، نہ اس سے یہ مراد کہ ایسی حالتوں میں دعا کو محض فضول و نامقبول جان کر باز رہیں، حاشا! (ہرگز ایسا نہیں بلکہ) دعا سلاحِ اہلِ ایمان ہے (یعنی دعا ایمان والوں کا ہتھیار ہے)، دعا جالبِ امن وامان ہے (یعنی دعا امن وامان لانے والی ہے)، دعا نورِ زمین وآسمان ہے، دعا باعث رِضائے رحمٰن ہے، بلکہ مقصود ان اُمور سے روکنا ہے کہ یہ دعا واجابت میں حجاب اور اثر کے لئے سدِّ باب ہوتے ہیں، تو ان سے بچنا لازم اور جس سے واقع ہو لئے اگر ہنوز (ابھی تک) موجود ہیں تو ان کا اِزالہ ضرور، جیسے: مالِ حرام کہ جس سے لیا ہے واپس دے وہ نہ رہا اس کے وارث کو دے یا ان سے معاف کرائے، کوئی نہ ملے تو صدقہ کردے اور جو گزر چکے توبہ واستغفار اور آئندہ کے لیے ترکِ اصرار کا عزمِ صحیح کرے، اس کی برکت ان کی نحوست کو زائل کردے گی اور دُعا بِإِذْنِهٖ تَعَالٰی اپنا اثر دے گی۔ وبالله التوفيق. ﴾

---

(1) اس حدیث کو بزار نے اور طبرانی نے "المعجم الأوسط" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا۔

"المعجم الأوسط" للطبراني، الحديث: ١٣٧٩، ج ١، ص ٣٧٧.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درازیٔ عمر کا نسخہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

جس شخص کو یہ اچھا لگے کہ اس کی روزی میں فراخی اور اس کی عمر میں درازی ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرے۔

(مشکاۃ المصابیح، ۲/۲۰۵، حدیث: ۴۹۱۸)

978-969-722-141-7
01082102

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net